

سوال: نکاح شغار (وٹہ سٹہ) کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: اسلام میں نکاح شغار (وٹہ سٹہ) جائز نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لا شغار فی الاسلام) اور ایک دوسری روایت میں ہے: (نہی رسول اللہ عن الشغار) (سنن ابن ماجہ باب النہی عن الشغار)

سوال: کیا شادی شدہ عورت بذات خود آگے نکاح کر سکتی ہے یا اس کا ولی پہلے نکاح کے ہوتے ہوئے آگے کسی مرد سے نکاح کر سکتا ہے۔

جواب: شادی شدہ عورت کا بذات خود آگے نکاح کرنا یا اس کا ولی پہلے نکاح کے ہوتے ہوئے آگے کسی مرد سے نکاح کر دے تو یہ شرعاً حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿والمحصنات من النساء﴾ جس طرح ماں، بہن، بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے اسی طرح شادی شدہ عورت سے بھی دوسرے مرد کیلئے نکاح کرنا حرام ہے (سورۃ النساء: پارہ ۵)

سوال: خاوند نے اپنی بیوی سے، جب وہ پاکستان میں تھا، اپنی بہن اور ماں کی موجودگی میں باواز بلند اپنی بیوی پر یہ شرط لگائی کہ آج کے بعد میرے گھر میں ہونے والی کوئی بھی بات تم نے مجھ سے جب بھی چھپائی تو تمہیں خود بخود طلاق واقع ہو جائے گی اور اسی وقت اپنی ماں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس وقت آپ اسے میکے چھوڑ آئیے گا۔ بیوی اُس وقت حمل سے تھی۔ بیوی نے ایک بات چار ماہ تک اپنی ساس کے منع کرنے پر اپنے خاوند کو نہ بتائی، جب وہ بیرون ملک جا چکا تھا۔ بیوی نے یہ معلوم ہونے کے بعد کہ اس شرط کی موجودگی میں بات چھپانے سے واقعی طلاق ہو جاتی ہے، چار ماہ کے بعد خاوند کو وہ بات بتادی۔ اس کے علاوہ بھی گھر کی بہت سی باتیں جن سے گھر میں جھگڑے اور فساد کا خطرہ تھا، بیوی نے خاوند کو ابھی تک بھی نہ بتائیں۔ سوال یہ ہے کہ اس شرط کی شرعی حیثیت کیا ہے، کیا اس شرط سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اگر ہو جاتی ہے تو کیا ایک طلاق ہوتی ہے یا

تینوں واقع ہو جاتی ہیں؟ اگر ایک طلاق ہوتی ہے تو رجوع نہ ہونے کی صورت میں حاملہ کی طلاق کی عدت کتنی ہے؟

جواب: صورت مسئلہ میں خاوند نے بیوی پر شرط لگائی ہے کہ آج کے بعد گھر میں ہونے والی ہر بات تم نے مجھے بتانا ہوگی اگر تم نے مجھ سے کوئی بات چھپائی تو تمہیں خود بخود طلاق واقع ہو جائیگی۔ اور یہ بات اس نے اپنی بہن اور ماں کی موجودگی میں کہی۔ اور ساتھ ہی کہا کہ اس وقت آپ اسے میکے چھوڑ آئیے گا۔ اس قسم کی طلاق کا نام شریعت اسلامیہ میں الطلاق المعلق یا الطلاق الشرطی ہے۔

اصول فقہ کی کتب میں ”التعلیق ہو ربط حصول مضمون جملۃ بحصول مضمون جملۃ اخری“ یعنی کسی جملہ کے مفہوم کو کسی دوسرے جملہ کے مفہوم کے ساتھ ربط دینا۔ اور الشرط مایستوقف و جود شی علی وجودہ“ یعنی ایک چیز کے وجود پر کسی دوسری چیز کے وجود کو موقوف کرنا۔ (الوجیز فی اصول الفقہ) مذکورہ بالا تعلیق اور شرط کی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تعلیق و شرط پائی جائے تو معلق اور مشروط بھی پایا جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں خاوند کی بیوی پر شرط تھی کہ آج کے بعد میرے گھر میں ہونے والی ہر بات مجھے بتانا ہوگی اور چھپانا نہ ہوگی اور مشروط یہ تھی کہ اگر تو نے کوئی بات مجھ سے چھپائی تو تجھے خود بخود طلاق ہو جائیگی۔ یعنی تیری طلاق مجھ سے بات چھپانے کے ساتھ معلق و مشروط ہے۔ مذکورہ تحریر کی روشنی میں چونکہ بیوی نے خاوند سے بہت سی باتوں کو چھپایا ہے اور اسے بتایا نہیں۔

بدیں وجہ شرط (باتوں کو چھپانا) پائی گئی تو مشروط (طلاق) بھی پائی گئی۔

یعنی اس عورت کو صرف ایک واقع ہوئی ہے اور وہ بھی رجعی، جس میں عدت کے اندر اندر خاوند کو بلا عقد ثانی رجوع کا شرعاً حق حاصل ہے اور اگر عدت ختم ہو جائے تو عقد ثانی کے ساتھ، یعنی نئے نکاح، نئے مہر کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ عورت اور اس کا ولی بھی رضامند ہوں۔

اور اب چونکہ یہ عورت حاملہ ہے تو حاملہ کو بھی حدیث کی روشنی میں طلاق ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث میں آیا ہے: (أن ابن عمر طلق إمرأته له وهي حائض تطليقة فذكر ذلك عمر للنبي ﷺ فقال مَرَّةٌ فَلْيَرَا جَعَلَهَا لِمَ لِيَطْلُقَهَا إِذَا طَهَّرْتَ أَوْ وَهِيَ حَامِلٌ) ”یعنی

محمد اللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دے دی۔ تو حضرت عمرؓ نے یہ واقعہ نبی ﷺ کو بتایا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ عبد اللہ کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کر لے پھر اس کو طلاق دے جبکہ وہ حیض سے پاک ہو جائے یا پھر وہ اگر حاملہ ہے۔

اور حاملہ عورت کی عدت خاوند کے رجوع نہ کرنے کی صورت میں وضع حمل (بچہ جننے) تک ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے: ﴿وَأُولَاتِ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (سورۃ الطلاق: ۴) یعنی حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل (بچہ جننے) تک ہے۔ خواہ عورت مطلقہ ہو یا اس کا خاوند فوت ہو چکا ہو۔ تو ایسی صورت میں اس عورت کو وضع حمل (بچہ جننے) کے بعد کسی بھی آدمی سے نکاح کرنے کا اختیار ہے۔

## عظیم الشان سیرت شافع محشر ﷺ کا نفرنس

مورخہ 15 اپریل بمطابق 24 صفر بروز جمعرات بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث جہلم میں فقید المثل سیرت شافع محشر ﷺ کا نفرنس زیر صدارت رئیس الجامعہ حافظ عبد الحمید عامر صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی حکیم حافظ عبدالرزاق سعیدی صاحب مہتمم جامعہ رحمانیہ منڈی فاروق آباد تھے۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق صاحب نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز قاری حبیب الرحمن صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ شاعر اسلام قاری سلیم اللہ مدنی صاحب نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ بعد ازیں کانفرنس سے شیر پنجاب مولانا منظور احمد صاحب، مناظر اسلام مولانا عبد اللہ نثار صاحب، مولانا عبدالرشید حجازی صاحب، مولانا کاشف نواز رندھاوا صاحب، مولانا سید عبدالغفور شاہ صاحب مولانا سید بسطین شاہ نقوی صاحب اور مولانا عبدالحسن نثار صاحب نے خطاب کیا۔ اس مبارک موقع پر وفاق المدارس السلفیہ پاکستان میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ ان طلباء میں سے ثانویہ عامہ میں محمد قاسم مدنی نے اول جبکہ عکاشہ مدنی نے دوم پوزیشن حاصل کی۔ اس کے علاوہ انعامات لینے والے طلبہ میں نوید امجد، محمد رضوان صدیقی، عبدالخالق، عثمان غنی، عمر فاروق، محمد قاسم مدنی، عکاشہ مدنی، اسد عبدالغفور، محمد منصور، محمد رضوان، محمد عمران، طاہر مقبول اور محمد شمعون ہیں۔ یہ انعامات مکتبہ دارالسلام کی طرف سے دیئے گئے۔